

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 15 مارچ 2022ء بمطابق 11 شعبان المعظم 1443 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر ستاون منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
وَيَلِّ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ
فِي لِحْطَمَةٍ ۝ وَمَا آذَنَّاكَ مَا لِحْطَمَةٍ ۝ نَاذِرًا لِّلْمُوقَدَّةِ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْآفِئَةِ ۝
إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ۔

(ترجمہ): تباہی ہے اس شخص کے لئے جو منہ در منہ لوگوں پر طعن کرے اور پیچھے برائیاں کرنے لگے اور جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا ہرگز نہیں وہ شخص تو چلنا چور کرنے دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چلنا چور جگہ اللہ کی آگ خوب بڑھ کائی ہوئی جو دلوں تک پہنچے گی اور ان پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی اس حالت کہ وہ اونچے اونچے ستونوں میں گرے ہوئے ہوں گے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَىٰ أَنَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسلر آؤر: کونسلر نمبر 13713، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کورم کاؤنٹ کریں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت اسمبلی میں چھبیس (26) ارکان موجود ہیں، لہذا دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، دوبارہ کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت آئیس (31) ممبران یہاں پر موجود ہیں، لہذا میں دس منٹ کے لئے Break کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سب اپنی اپنی چیزز پر بیٹھ جائیں تاکہ کاؤنٹنگ میں آسانی ہو، کورم پورا ہے، اڑتیس (38) ممبران موجود ہیں، کورم پورا ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسلر نمبر 13713، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 13713 - محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پختونخوا ہاؤس اسلام آباد میں ممبران اسمبلی اور افسران کو کمرے الاٹ کئے جاتے ہیں؛

(ب) عرصہ ایک سال سے مذکورہ ہاؤس میں مختلف لوگوں نے بھی قیام کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 19-2018ء کے دوران کون کونسے کمرے کن کن افسران کو الاٹ کئے گئے ہیں، گریڈ وائر تفصیل فراہم کی جائے اور مذکورہ عرصے کے دوران کون کونسے پرائیویٹ لوگوں نے یہاں پر قیام کیا ہے، نیز مذکورہ ہاؤس میں کل کتنے کمرے ہیں اور کس طریقہ کار کے تحت کون کونسے افراد کو الاٹ کئے جاتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب فضل شکور خان وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جولائی 2018ء سے جون 2019ء تک 6982 کمرے الاٹ کئے ہیں، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ جہاں تک پرائیویٹ لوگوں کا تعلق ہے تو ہاؤس میں کسی بھی پرائیویٹ شخص کو کمرہ الاٹ نہیں کیا جاتا، البتہ سرکاری افسران، منسٹرز اور ایم پی ایز صاحبان کے مہمانان گرامی کو ان کے حکم پر کمرے الاٹ کئے جاتے ہیں اور ان سے ریٹ وصول کیا جاتا ہے، ہاؤس میں الاٹمنٹ کے لئے اٹھاون (58) کمرے ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، مننہ۔ دا سوال چہی ما کوم کمرے دے، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نہ د پختونخوا ہاؤس بارہ کبنی چہی کوم اسلام آباد کبنی دے، د ہغہی حوالہ سرہ چہی ما کوم ڈیٹیل غوبنتلے دے نو دیکبنی زما سوال اوگورئ چہی ما کوم ڈیٹیل غوبنتلے دے او دوئ صرف دا لیکلی دی چہی Name of guest اوس بہ پہ دیکبنی دا خہ پتہ لگی چہی ایم پی اے استوگنہ کری دہ، ہغہ خو دوئ کلیئر لیکلی دی چہی ایم پی اے دے خو دا اوگورئ چہی پہ دیکبنی دا پتہ لگی چہی پہ دیکبنی سرکاری آفیسرز خومرہ دی؟ پہ دیکبنی Outsiders خومرہ راغلی دی؟ ہیخ قسمہ ڈیٹیل دوئ ماتہ کمپلیٹ نہ دے راکرے نو یو خودا کمپلیٹ نہ دے، بل دا دہ چہی دوئ سرہ خومرہ رومز دی، پہ دیکبنی تاسو اوگورئ چہی کوم Designated دی، دہغہی نہ علاوہ د Six نہ تر Sixteen پورہ چہی کوم رومز دی، پہ ہغہی کبنی چہی ما کوم لسٹ اوکنلو نو پہ دی لسٹ کبنی یو داسی ایم پی اے یا دا د ایم پی اے پریویلیج دے، زما د دی سوال د راورلو مقصد دا دے، زہ پخیلہ د ہغہ کمیٹی ممبرہ یم، دا د ایم پی اے پریویلیج دے چہی 'کے پی ہاؤس' تہ خومرہ ہم ممبران خی، میجارتی کہ تاسو تپوس اوکری، تاسو د ممبرانو نہ تپوس اوکری، ہغوی تہ دا انکار کیری چہی مونرہ سرہ رومز نشتہ، اوس دا رومز چہی دی، دا خود ایم پی ایز د پارہ دی، بل

دا ده چي کوم رومز دوي ورکوي، چي کوم وي آئي پي رومز دي نو هغه د سرکاري آفيسرز د پاره دي، په دې لسټ کبني تاسو او گوري چي که سيکريټري دے د هغه د پاره وي آئي پي رومز دي، که دي جي دے د هغه د پاره وي آئي پي رومز دي خو چي کله ايم پي اے ځي نو هغه له بيا هغه کمره ورکوي چي هغه زما په خيال په هغې کبني Stay کول چي دي هغه نا ممکنه ده، زه په دې نه پوهيږم، د حکومت نه زه دا تپوس کوم چي د ايم پي اے چي کوم Status دے، دې حوالي سره دې د پيارتمنت لږ او ويايي چي دا کوم طريقه کار روان دے او زما په خيال ډير داسي ممبران دي چي هغوي به په دې خبره کول غواړي۔
جناب ډيپټي سپيکر: سپليمنټري۔

(شور)

جناب ډيپټي سپيکر: ايک منټ، تين سپليمنټري ميں لے سکتا ہوں، ہر ايک پارټي سے ايک ايک بنده بات کرے گا۔ ثوبيه شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ ثوبيه شاہدہ: تھينک يو جناب سپيکر صاحب، زه شگفته ملک سره په دې باندي اتفاق کوم چي کله هم مونږ کي پي هاؤس د پاره ټيليفون او کړو نو Even زمونږه ټيليفون هم هغوي نه اوچتوي او نه مونږ ته Response را کوي، چي څومره کالونه ورته هم او کړو، نه مونږ ته Rooms available وي، اولډ بلاک خو د سره نه ورکوي او هم دا وائي چي S Block او S-1 دے او په Weekend باندي خوبالکل رومز نه وي نو مونږ سپيشل ريكويست کوؤ چي دا کوئسچن دې کميټي ته لار شي چي په ديکبني مونږه کبنينو او د دوي نه دا تپوس او کړو چي دا کي پي هاؤس د چا د پاره جوړ شوي دے؟ دا د بزنس د پاره جوړ شوي دے او که نه دا ايم پي ايز پريويلج دے؟ که دا کي پي هاؤس زمونږ ايم پي ايز د پاره نه وي، څنگه چي د سندھ هاؤس دے، څنگه چي د پنجاب هاؤس دے، د هغوي هاؤس د ټولو ايم پي ايز د پاره دي خو زمونږه دا چي دي، دا يا د بيوروکريټس د پاره دي او يا چي کوم Outsiders دي، چي د چا څه اثر ورسوخ دے، د هغوي د پاره دي، زمونږه يو ايم پي اے ته او مونږ خو دا هم وايو چي دا دې په تعلق نه ورکړي کيږي، پليز سر، د دې د پاره تاسو او دا ډيره ضروري ده چي دا د ټولو

ایم پی ایز پر یو بیلیج دے چھی د دہی د پارہ یو کمیٹی جو رہ کړی چھی د دوی سرہ پہ
 هغی کنبی Proper خبرہ او کرے شی۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شو، نکہت اور کزئی صاحبہ۔

محترمہ گہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ بہت اہم کوشین ہے، اس کا جو انچارج ہوتا ہے، وہ

آپ ہی ہیں، جہاں تک مجھے علم ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میں نہیں ہوں۔

محترمہ گہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، جو اچھے کمرے ہوتے ہیں وہ تمام بیورو کریٹس کو دے

دیئے جاتے ہیں اور S-I اور S-II جہاں پر شور ہوتا ہے، جہاں پر بچوں کی چیخیں ہوتی ہیں، ہم میٹنگ کے

لئے جاتے ہیں، ہم وہاں سیر سپاٹے کے لئے نہیں جاتے ہیں، ہم نے ایک رات کے لئے جانا ہوتا ہے یا دو

راتوں کے لئے جانا ہوتا ہے، ہماری میٹنگز ہوتی ہیں، ظاہر ہے یہاں پر سارے پولیٹیکل لوگ بیٹھے ہوئے

ہیں، وہ اپنے قائدین کے ساتھ میٹنگ کے لئے جاتے ہیں، اپنی پارٹی کے قائدین کے ساتھ میٹنگ کے

لئے جاتے ہیں یا کوئی اور مسئلہ ہوتا ہے، کسی این جی او کی میٹنگ کے لئے جاتے ہیں، جب بھی ہمیں کمرے

کی ضرورت پڑتی ہے تو مجھے الحمد للہ کبھی کسی نے انکار نہیں کیا، جو کمرہ میں ان سے مانگتی ہوں وہ مجھے دے

دیتے ہیں لیکن مجھے اس بیورو کریسی پر بالکل اعتراض ہے کہ کمرہ نمبر ون اگر آپ کے لئے مختص ہے تو آپ

Custodian of the House ہیں یا کمرہ نمبر ٹو اگر سپیکر صاحب کے لئے مختص ہے، وہ بھی

Custodian of the House ہیں، ون سے لیکر چھ کی میں بات کر رہی ہوں، مجھے یہ بتائیں کہ ادھر

ایس ایم بی آر، چیف سیکرٹری اور آئی جی صاحب کے لئے جو کمرے مختص ہیں، وہ وی آئی پی رومز منسٹروں کے

لئے ہوتے ہیں، وہ ان کے لئے کیسے مختص ہو گئے؟ آئی جی صاحب جو ہیں ان کو ٹی اے / ڈی اے ملتا ہے،

ہمیں ٹی اے / ڈی اے نہیں ملتا اور جو دوسرا ایس ایم بی آر ہے یا چیف سیکرٹری ہے، اس کو بھی باقاعدہ طور

پر ٹی اے / ڈی اے ملتا ہے، آپ کے ہوتے ہوئے یہاں سے بار بار Rulings جاتی ہیں لیکن

بیورو کریٹس اس پر عمل اس لئے نہیں کرتے کیونکہ میں سمجھتی ہوں، یہ میرا خیال ہے کہ ان چار سالوں

میں کوئی بیسیوں دفعہ، مطلب کچھ لوگ جو کہ یہاں پر اپنا بزنس نہیں لاتے، صرف بولنے کے لئے پوائنٹ

آف آرڈر پر کھڑے ہو کر اپنے نمبر بنا لیتے ہیں، میرا خیال ہے کہ آج بھی ایسی بات ہوئی ہے کہ آپ ان ایم

پی ایز کے خلاف بھی، اپنی اپنی پارٹی کے جو ایم پی ایز ہیں، ان کے خلاف باقاعدہ سی ایم صاحب کو رپورٹ

دیں، میں یہاں سے بھی سی ایم صاحب کو بھی بتانا چاہتی ہوں اور آپ بھی یہاں سے Ruling دیں کہ Because we are، جو ہمارا پریوینٹ ہے وہ نمبر ون پر ہے، We are law makers اور Law making کے بعد وہ اس کو Implement کرتے ہیں، Bureaucracy is on priority number one، the MPA's the second number کیونکہ ان کو اپناٹی اے / ڈی اے ملتا ہے، وہ بچانے کے لئے ادھر آکر ہمارے کمروں پر قبضہ کر لیتے ہیں، یہ میری گزارش تھی کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ وہاں پر بات ہو سکے۔

Mr. Deputy Speaker: Sardar Khan, last supplementary.

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، کے پی ہاؤس اسلام آباد کبھی کمرہ اغستل دومرہ مشکل دی چھی اول خواستیت آفسر تیلی فون نہ اوچتوی، کہ تاسو ورسرہ رابطہ کوئی نو درې خلور گھنتیو کبھی رابطہ نہ کیری، ما پہ بارہ مارچ د کمرې د پارہ Apply کړې وہ نو ما ته ئے انکار او کړو چھی هغه بکنگ شوے دے، یو ایم این اے دے چھی کے پی ہاؤس هغه ټول بک کړے دے، تاسو مہربانی او کړئ دې بارہ کبھی تاریخی انکوائری او کړئ او د دې دا ریکارڈ راوغواری چھی هغې کبھی ډیرې کمرې دی، اولد بلاک دے، ټو بلاک دے، دا ټو ټل کمرې چھی دی دا ئے بک کړې وې۔ جناب سپیکر، واده خود مازیگر وی یا د ما بنام وی، د واده هغه پروگرام بیا ختمیری، زمونږه دا ایم پی ایز ډیر بد حاله دی، خو ک ئے هم نه وائی او ډیرې خبرې دی، مونږه ئے وئیلی هم نه شو، مونږ پرې پخپله بی عزتہ کیږو۔ په دیکبھی سختہ انکوائری کیږدئ او استیت آفسر چھی دے چھی هغه هر وخت د ایم پی اے سره په تیلیفون باندې Available وی، د اتوار په ورځ خو هغه تیلیفون نہ اوچتوی، دا خود هغه چھتی شوہ خود کم از کم په دیکبھی لږ ترمیم کہ اوشی چھی هغه د ایم پی اے تیلیفون خوا اوچتوی کنه۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بسم الله الرحمن الرحيم۔ سر، یہ ایشو تو بڑا Genuine issue ہے اور بڑا Important Question ہے جو میڈم نے کیا ہے، میں صرف تھوڑی سی وضاحت کروں گا کہ وی آئی پی رومز وہاں پر جتنے بھی ہیں، ہم وہاں پر اولڈ بلاک کو وی آئی پی رومز کہتے ہیں، اس میں

پہلی Priority ایم پی ایز کی ہے، منسٹر صاحبان کی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن جو ہماری بیورو کریسی ہے وہ ہماری حکومت کا حصہ ہے، اگر وہاں پر Availability ہو تو وہ کمرے وہ بھی Avail کر سکتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن جس طرح باقی سب Stress کر رہے ہیں کہ یہ اگر چاہتے ہیں کہ کمیٹی میں چلا جائے تو حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 13713, asked by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No.13833, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba.

* 13833 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں Child Protection Units, Juvenile Protection Centers

and Child Protection Institutions موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سنٹرز اور یونٹس کہاں کہاں بنائے گئے ہیں، فنکشنل ہیں یا بند ہیں، ان میں کتنے بچے موجود ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر سماجی بہبود) جواب (جناب فضل شکور وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، صوبے میں Child Protection Units, Juvenile Protection Centers اور

Child Protection Institutes موجود ہیں۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود کے تحت بارہ اضلاع، پشاور، مردان، چارسدہ، صوابی، کوہاٹ، بنوں، ایبٹ آباد، بنگرام، سوات، لوئر دیر اور پتھرال میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کام کر رہے ہیں۔ اب تک ان بارہ اضلاع میں 30557 خطرے میں گرے بچوں جس میں 18882 لڑکے، 11668 لڑکیاں اور سات ٹرانس جینڈر بچوں کی نشاندہی کر کے ان کو سہولیات فراہم کی گئی ہیں، محکمہ بہبود آبادی کے گیارہ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن / ویلفیئر انسٹیٹیوٹس ہیں جن میں نو عدد فعال جبکہ دو غیر فعال ہیں۔

نمبر شمار	ادارہ	رہائش پذیر بچے
1	زمونگ کورپشاور	630 بچے رہائش پذیر ہیں

100 بچے رہائش پذیر ہیں	زمونگ کورسوات	2
16 بچے رہائش پذیر ہیں	ویلفیئر ہوم چارسدہ	3
33 بچیاں بچے رہائش پذیر ہیں	ویلفیئر ہوم ملاکنڈ	4
6 بچے رہائش پذیر ہیں	ویلفیئر ہوم ڈی آئی خان	5
27 بچے رہائش پذیر ہیں	ویلفیئر ہوم بنوں	6
28 بچے رہائش پذیر ہیں	ویلفیئر ہوم کوہاٹ	7
29 بچے رہائش پذیر ہیں	ویلفیئر ہوم ایبٹ آباد	8
20 بچیاں بچے رہائش پذیر ہیں	ویلفیئر ہوم نوشہرہ	9
غیر فعال ہے	ویلفیئر ہوم صوابی	10
غیر فعال ہے۔	ویلفیئر ہوم ہنگو	11

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، Thank you very much. یہ میرا سوال جو ہے، وزیر سوشل ویلفیئر سے ہے جو کہ اس کا محکمہ سی ایم صاحب کے پاس ہے۔ میں نے اس سوال میں Child Protection, Juvenile Protection Centre, Child Protection Institutions کے بارے میں پوچھا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جو میں نے سوال پوچھا ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں Child Protection Units موجود ہیں؟ وزیر صاحب نے کہا کہ ہمارے صوبے میں کتنے اضلاع ہیں؟ کیونکہ ہمارے سوال کے جواب میں بتایا جاتا ہے کہ Child Protection Units جو ہیں وہ صرف بارہ اضلاع میں ہیں، گیارہ اضلاع میں Child Protection Institutions بھی موجود ہیں، ان میں نو فعال اور دو غیر فعال ہیں۔ اس میں ایک سنٹر اور کہاں گیا؟ مطلب اگر نو اور دو کو ملا یا جائے تو گیارہ بنتے ہیں، ایک سنٹر اور کہاں چلا گیا؟ وہ سنٹر ہوا میں بنا ہوا ہے، کہاں پر بنا ہوا ہے؟ پھر جناب سپیکر صاحب، اب بارہ اضلاع میں اگر سنٹر موجود ہیں تو ہمارے علم کے مطابق، میرا خیال ہے، سنٹر صاحب کے علم کے مطابق ہمارے اضلاع جو بنتے ہیں، Merged Area وہ سنٹیس (35) اضلاع ہیں، اب میں سوال میں دی گئی انفارمیشن کی طرف آتی ہوں کہ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ بارہ اضلاع میں تو Child Protection Units موجود ہیں، جن میں صوابی جو کہ موجودہ قومی اسمبلی کے سپیکر اسد قیصر، وزیر تعلیم، شہرام خان ترکی اور جناب عبدالکریم خان، وزیر صنعت و حرفت ہیں، ان کے علاقے صوابی میں

Child Welfare Homes بھی موجود ہیں اور Child Protection Units بھی موجود ہیں لیکن وہ بھی غیر فعال ہیں، ہنگو میں بھی غیر فعال ہیں، اگر سنٹرز غیر فعال ہیں اور کچھ ہوا میں چل رہے ہیں تو خطرے میں گرے ہوئے بچوں کی نشاندہی کہاں سے کی گئی ہے، سہولیات کہاں سے فراہم کی گئی ہیں؟ ان کی بھی تفصیل مجھے نہیں دی گئی۔ میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ، The Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare Act, 2010 پاس ہوا تھا، اس کے بعد پھر ترمیمی ایکٹ 2018ء میں پاس ہوا، اس کے تحت وہ Juvenile Observation Centers قائم ہونے چاہئیں کیونکہ یہ بل 2010ء میں اور پھر ترمیمی بل 2018ء میں پاس ہوا تھا لیکن پولیس اسٹیشن کے حوالات میں چھوٹے بچوں کو بڑوں کے ساتھ رکھا جاتا ہے، آپ کو Consequences کا پتہ ہے کہ وہاں پر کیا ہوتا ہے؟ جب بڑوں کے ساتھ رکھا جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ Abusing بھی ہوتی ہے، سب کچھ ہوتا ہے لیکن ابھی تک ایک بھی Observation Centre قائم نہیں ہوا، جس کا منہ بولتا ثبوت غربی تھانے میں ایک بچے نے خود کو پھانسی پر لگایا، اس کے علاوہ کتنے ہی کیسیز ہیں جو کہ رپورٹ نہیں ہوئے ہیں، جن کا پتہ نہیں ہے، موجودہ حکومت بچوں کو بنیادی حقوق کے تحفظ دینے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے، اس لئے میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس پر ہاؤس کی ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دے دی جائے تاکہ حکومت جو قانون سازی کرتی ہے، اس پر عمل درآمد ممکن بنائے، بچوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ بھی یقینی بنایا جائے، ان میں حائل رکاوٹوں کو دور کر سکے اور جو کمی بیشی ہو، ان میں مزید سفارشات بھی دے سکے۔ آخر میں جس نے بھی اس میں غفلت کی ہے، Child Protection Centers اور Child Juvenile Centers میں، اس کے خلاف آپ Ruling دیں کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے کہ 2018ء کے بعد Juvenile Centers بننے چاہیے تھے، جب بل پاس ہوتا ہے تو پھر اس کے Within three months سارا کچھ بن جاتا ہے، 2018ء کہاں اور اب ہم 2022ء کے Mid میں چل رہے ہیں، میں اس میں چاہوں گی کہ میرا جو سوال نمبر 13833 ہے اس کی اگر Rule 194 کے تحت سپیشل کمیٹی بنادی جائے، آپ کا میں بہت شکریہ ادا کروں گی، اس سے یہ ہو گا کہ جو عام بچے ہیں جو اپنے آپ کو پھانسیاں لگا دیتے ہیں، جن کو عام جیلوں میں ڈال دیتے ہیں، ان کے ساتھ Abusing ہوتی ہے، ان کو آؤس پر لگا دیا جاتا ہے، ان کو چرس پر لگا دیا جاتا ہے، وہاں سے جب بچے نکلتے ہیں تو وہ ایک عادی مجرم کی طرح نکلتے ہیں، یہ آپ کے بچوں کا سوال ہے، یہ میرے بچوں کا سوال ہے، یہ ہاؤس کے تمام لوگوں کے بچوں کا سوال ہے،

میں آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گی کہ اس پر Rule 194 کے تحت ایک سپیشل کمیٹی بنائیں، اس میں ایسے ممبرز لیں کہ جو خداترسی اور ایمانداری سے اپنا وقت دے سکیں، یہ نہ ہو کہ کمیٹی بنا دیں اور اس میں کچھ لوگ ایسے ہوں تو وہ پھر ایسا ہی ہوگا، جیسا کہ اگر آپ کو یاد ہو، میرا ایک سوال تھا جس پر میں نے بہت ہی افسوس کا اظہار کیا تھا، اس میں One month کا ٹائم دیا گیا تھا، اس کا چیئر مین لطف الرحمان صاحب تھے لیکن میرے اس کونسلر کا جواب آج دس مہینے ہو گئے ہیں کہ وہ نہ کمیٹی بنی اور نہ اس کو چیئر کیا گیا، مہربانی کریں ایسے لوگوں کو لیں جو ہاؤس میں دلچسپی رکھتے ہوں، جو لوگوں کے مسائل میں دلچسپی رکھتے ہوں، جو ان مظلوم طبقے کے لئے ہمدردی رکھتے ہوں، میرا خیال ہے کہ ایسی کمیٹی بنائی جائے، میں آپ کی مشکور ہوں گی، تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: First supplementary, Humaira Khatoon Sahiba.

محترمہ حمیرا خاتون: میں سوال پر بات کرتی ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، آپ اس سوال پر سپلیمنٹری کریں۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ سپیکر صاحب، یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے، بڑی ڈیٹیل سے ان کی بات ہو گئی ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اگر منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ Child Protection کے تحت کیا کیا امور ابھی تک طے ہوئے ہیں اور اس پر کتنی Implementation ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بصیرت خان صاحبہ۔

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرا کونسلر یہ ہے کہ Child Protection Units اور Child Protection Institutions وہ بارہ اضلاع میں قائم کئے گئے ہیں لیکن Merged districts کے لئے کوئی نہیں، میرا منسٹر صاحب سے یہ کونسلر ہو گا کہ اس کے لئے ان کی کیا پلاننگ ہے، کیا وہاں پر ان کا انسٹی ٹیوشنز قائم کرنے کا ارادہ ہے؟ کیونکہ اگر آپ دیکھ لیں، ایک طرف سے Child Abuses کے کیسز آرہے ہیں لیکن بد قسمتی سے وہ رپورٹ نہیں ہو رہے، اس طرح Awareness نہیں ہے، دوسری طرف سے Drugs addiction کے کیسز بھی وہاں پر بہت بڑھ رہے ہیں، اگر اس پر۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Last supplementary. Ms. Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، یہ بہت اہم مسئلہ ہے، اگر اس کے لئے سپیشل کمیٹی بنائی جائے تو بہت ہی بہتر ہوگا کیونکہ Child abuse کے جو کیسز آرہے ہیں، میرے خیال سے سی ایم صاحب نے بھی اس دن کہا ہے کہ ایم پی ایز کے لئے ایک ایس ایچ او کافی ہے لیکن ان کیسوں میں کسی کے لئے بھی نہ ایس ایچ او اور نہ پولیس ہے، برائے مہربانی اگر اس کیلئے سپیشل کمیٹی بن جائے تو بہت بہتر ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

وزیر قانون: سر، میڈم کو تفصیل دے دی گئی ہے کہ بارہ اضلاع ہیں، اس میں بونیر کا ایک Missing ہے، میرے خیال میں انہوں نے آفس میں کہا ہے کہ وہ Missing ہے، یہ چائلڈ پروٹیکشن کے جو یونٹس ہیں، یہ جو ویلفیئر ہومز ہیں، یہ Different ہیں، وہ گیارہ ہیں، جس طرح آپ نے کہا کہ باقی اضلاع میں، یہاں ہمارے صوبے کے تقریباً ستائیس (35) اضلاع میں ہیں، میں یہ آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کیونکہ مجھے سوشل ویلفیئر والوں نے کہا ہے کہ باقی اضلاع کے لئے بھی ہمارا پروگرام ہے، ہم سارے اضلاع میں یہ جو ویلفیئر ہومز ہیں، بنائیں گے اور اسی طرح چائلڈ پروٹیکشن کا جو یونٹ وہاں بھی Establish کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Currently جو Adjacent اضلاع ہیں، وہ انہی اضلاع سے Cover ہوتے ہیں، اس طرح کی کوئی بات نہیں لیکن پھر بھی میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ یہ جو یونٹس ہیں یا جو ویلفیئر ہومز ہیں، یہ اس وقت ناکافی ہیں۔ جس طرح میڈم نے کہا کہ ہمارے جو Merged districts ہیں ان کے لئے بھی پروگرام میں یہ موجود ہیں، پریولیس جٹ میں بھی تھا، ان شاء اللہ تعالیٰ Coming budget میں بھی یہاں پر قائم کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اور کرنزی۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنزی: بس ایک منٹ، میں Windup کرتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، 2018ء اور 2022ء ان چار سالوں میں اگر بارہ اضلاع میں، پشاور میں، میں نے جب آپ کو بتایا کہ پشاور میں کوئی بھی نہیں ہے، جیسا کہ ایک بچے نے اپنے آپ کو پھانسی پر چڑھا دیا، سب سے پہلے میں منسٹر صاحب کی یقین دہانی پر بالکل یقین رکھتی ہوں کیونکہ منسٹر ایک Responsible آدمی ہوتا ہے، کیڈنٹ میں بیٹھتا ہے لیکن میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ سی ایم صاحب کو کہہ دیں کہ آپ کے بھی بچے ہیں، ہمارے بھی بچے ہیں، تو خدا کے لئے اس کو ایک سیریس مسئلہ سمجھیں کیونکہ جب جیل میں بچے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ Sexual abuse بھی ہوتا ہے، ان کو آئس پر چڑھایا جاتا ہے، ان کو چرس بھی Provide کی جاتی ہے کیونکہ آپ کو اچھی طرح پتہ ہے کہ جیلوں میں کیا ہو رہا ہے؟

یہ مجھے یہاں پر بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سی ایم صاحب سے کہہ دیں کہ ایک سال الیکشن کارہ گیا ہے، ایک سال میں یہ سینتیس (35) اضلاع اگر Cover کر دیں، اگر بارہ کو Minus بھی کر دیں تو پھر بھی بہت سارے اضلاع ہیں جن میں پشاور بہت Important ہے، میرا خیال ہے کہ اگر یہاں سے ابتداء کر لیں تو مہربانی ہوگی، سی ایم صاحب کی بھی میں شکر گزار ہوں گی، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: پشاور میں تو موجود ہے لیکن پھر بھی Point has been taken، ان شاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک شوہ، تھینک یو۔ کونسلر نمبر 14239، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 14239 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر امداد و بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) مالی سال کے 2021-22 بجٹ میں محکمہ ریلیف و بحالی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؛ (ب) رواں مالی سال کے بجٹ میں محکمہ کے لئے مختص بجٹ میں پہلی ششماہی کے دوران کتنی رقم ریلیف ہوئی ہے، اس میں اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛ (ج) گزشتہ پانچ سالوں میں ریلیف و بحالی کو جاری شدہ رقم کی مالیت کیا ہے، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کو جاری شدہ رقم Lapse ہوئی ہیں، اگر ہاں تو اس کی تفصیل کیا ہے اور رقم Lapse ہونے کے وجوہات کیا ہیں؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر امداد و بحالی): (الف) مالی سال 2021-22 بجٹ میں محکمہ ہذا کے لئے ریگولر سائیڈ پر 22 ارب 78 کروڑ 51 لاکھ 12 ہزار 591 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈیپارٹمنٹ	رقم
1	ریلیف ڈیپارٹمنٹ	37,480,000-00
2	پی ڈی ایم اے	19,310,000,000-00
3	ریسکیو 1122	3,261,866,000-00
4	سول ڈیفنس	175,766,591-00

(ب) رواں مالی سال کے بجٹ سے پہلے ششماہی کے دوران 9 ارب 43 کروڑ 49 لاکھ 53 ہزار 176 روپے بجٹ ریلیز ہوا اور اس میں 6 ارب 23 کروڑ 27 لاکھ 40 ہزار 267 روپے کی رقم خرچ ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈیپارٹمنٹ	ریلیز	خرچہ
1	ریلیف ڈیپارٹمنٹ	37,480,000-00	25,353,468-00
2	پی ڈی ایم اے	6,410,000,000-00	5,430,000,000-00
3	ریسکیو 1122	2,821,452,000-00	2,689,953,000-00
4	سول ڈیفنس	166,021,176-00	87,433,799-00

ج گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ کو جاری شدہ رقوم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	ڈیپارٹمنٹ	رقم
1	ریلیف ڈیپارٹمنٹ	147,854,120-00
2	پی ڈی ایم اے	52,000,000,000-00
3	ریسکیو 1122	14,868,790,000-00
4	سول ڈیفنس	629,668,658-00

مزید براں محکمہ ہذا کو جاری شدہ رقوم میں کوئی بھی رقم Lapse نہیں ہوئی۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اپنے جواب سے مطمئن ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: کونسیجین نمبر 13927، جناب سردار حسین موجود نہیں ہیں، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، کونسیجین نمبر 13988، موجود نہیں ہیں، کونسیجین نمبر 14004، جناب فیصل زیب، موجود نہیں، کونسیجین نمبر 13951، جناب سراج الدین صاحب۔

* 13951 _ جناب سراج الدین: (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ انتظامیہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیل کے افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیل کے جن افسران کو اضافی چارج کے تحت پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے، ان کے نام، سکیل اور اضافی پوسٹوں پر خدمات کا دورانیہ کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ انتظامیہ میں گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیل کے جن افسران کو اضافی چارج کے تحت پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے، ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام و عہدہ	اضافی ذمہ داری / چارج	دورانیہ	کاپی
1	محمد ایوب سکشن آفیسر (جسٹ) BS.17 محکمہ انتظامیہ	سپرٹنڈنٹ (اکاؤنٹس) محکمہ انتظامیہ	25-11-2020 سے تاحال (چاہ ماہ)	Order No. E&AD/2(328)Ay 25-11-ub/PF مورخہ-2020 (نمبر الف)
2	تیور علی شاہ (سینیئر کپیٹرولر) چیف منسٹر سیکرٹریٹ سی اینڈ ڈبلیو ملازم	کپیٹرولر پختونخوا ہاؤس اسلام آباد (دیکھ بھال امور انچارج) محکمہ انتظامیہ	18-02-2021 سے تاحال (ایک ماہ دس دن)	Order No. E&A (AD) Anjum. Niaz /2020 Date 18-02-2021 (ضمیمہ ب)

جناب سراج الدین: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں نے جو سوال کیا ہے، Dual charge کے حوالے سے، کل بھی میرا سوال یہی تھا، میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ اگر محکمہ میں Dual charge ہے تو اس کو ختم کریں تاکہ اور جو لوگ پوسٹنگ کیلئے Wait کر رہے ہیں، اس کا ازالہ ہو جائے۔
Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، جواب بہت واضح دیا گیا ہے، یہ دو افراد ہیں جن کے پاس Dual charges ہے، ان شاء اللہ اگر کسی بندے کی پروموشن رکی ہوئی ہے یا پوسٹنگ رکی ہوئی ہے تو اس کو ہم دیکھ لیں گے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13927 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر میں موضع چناگر میں قدرتی طور پر پانی کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور پانی کے اس بڑے ذخیرے کو علاقہ خدو خیل میں زرعی مقاصد کے استعمال کے لئے کوئی منصوبہ ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کب تک اس منصوبے کو عملی بنایا جاسکتا ہے اور اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) اس کی فیڑہ میٹریٹی پر کام جاری ہے، فیڑہ میٹریٹی کی رپورٹ سے پانی کے ذخیرے کے بارے میں پتہ چل جائے گا۔

(ب) ممبر صوبائی اسمبلی کی درخواست کے مطابق یہ کام فیڑہ میٹریٹی سٹڈی اے ڈی پی نمبر 2213 میں شامل کیا گیا ہے، کامیاب فیڑہ میٹریٹی رپورٹ کے بعد اے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا۔

13988 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر انتظامیہ ارشد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سول کوارٹر، سول کالونی اور گلشن رحمان کالونی میں عرصہ دراز سے بعض گھر خالی ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سول کوارٹر، سول کالونی اور گلشن رحمان میں خالی کوارٹروں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز یہ گھر کب سے خالی ہیں، کیا ان میں بجلی، گیس کے میٹرز موجود ہیں، تمام خالی گھروں کے بقایا جات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) اسٹیٹ آفس میں مختلف کیٹیگری کے گھروں / کوارٹرز کے لئے علیحدہ علیحدہ لسٹ کے مطابق خالی گھروں میں بعض گھر خستہ حالی / بقایا جات کی بناء پر بار بار ملازمین مسترد کر دیتے ہیں، ان گھروں کی تزئین و آرائش کے لئے سی اینڈ ڈبلیو کو باقاعدہ طور پر مراسلے جاچکے ہیں، بجلی / گیس کے بقایا جات کا معاملہ متعلقہ محکموں کے ساتھ اٹھایا گیا ہے، جسے فوری طور پر حل کیا جائیگا۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

14004 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر آبپاشی ارشد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی ضلع شانگلہ میں سال 2019ء سے 2021ء تک درجہ چہارم / ڈرائیور اور دیگر درجات کی ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ درجہ بالا درجوں پر بھرتی شدہ ملازمین اخباری تشہیر کے عین مطابق میرٹ پر بھرتی کئے گئے ہیں:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ عرصہ کے دوران کل کتنے درجہ چہارم ڈرائیور یا دیگر درجوں کے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈز،

تعلیمی و دیگر کار اسناد، بھرتی آرڈر، اخباری اشتہارات، تحریری ٹیسٹ و سلیکشن کے ممبران کی تفصیل فراہم کریں، نیز حال و مستقبل یعنی سال 2021-2022ء میں مزید کتنے افراد کس بنیادی سکیل و کیڈر میں کب بھرتی کئے جائیں گے؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مندرجہ بالا درجوں پر بھرتی شدہ ملازمین کی بھرتی اخباری تشہیر ایپلائمنٹ ایکٹیویشن کے عین مطابق میرٹ پر کی گئی ہے۔

(ج) سال 2021ء میں محکمہ آبپاشی ضلع شائگلہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں پر تعیناتیاں ہوئی ہیں:

نمبر شمار	نام	ولدیت	عمدہ	تعلیمی قابلیت	شناختی کارڈ نمبر	سکونت
1	میر زمان	قیصر	ڈرائیور BPS.06	بی ایس سی	15502-1498950-7	بشام شائگلہ
2	فرزند علی	عبدالرزاق	چوکیدار BPS.06	میٹرک	15502-5696447-3	شائگلہ
3	صادی رحمان	محمد یوسف	نائب قاصد BPS 06	ناخواندہ	15501-2255698-3	شائگلہ

نیز ایک عدد آسامی برائے سوپر (BPS-03) خالی ہے جس پر اہل فرد کو عنقریب بھرتی کیا جائے گا۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: چھٹی کی کچھ درخواستیں آئی ہیں: جناب امجد علی صاحب، منسٹر، 15 مارچ، نوابزادہ صلاح الدین صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، حاجی قلندر لودھی صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، محترمہ مومنہ باسٹ صاحبہ، ایم پی اے، 15 مارچ، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، 15 مارچ، جناب اکبر ایوب صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، جناب سردار حسین بابک صاحب ایم پی اے، 15 مارچ، جناب محمود احمد بٹنی صاحب ایم پی اے، 15 مارچ، جناب شفیق شیر آفریدی صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، جناب محمد دیدار خان صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، جناب مصور خان صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، سید فخر جہان صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، جناب فہیم احمد خان صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، جناب آصف خان صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ،

جناب زبیر خان صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے، 15 مارچ،
جناب عبدالغفار صاحب ایم پی اے، 15 مارچ۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

میرے خیال سے سب سوتے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5. 'Privilege Motion': Mr. Taj Muhammad Tarand, Special Assistant to honorable Chief Minister, to please move his privilege motion No. 177.

جناب تاج محمد (معاون خصوصی، مال و املاک): جناب سپیکر، دا ڈیفرفر کرائی جی، زہ
ریکوویسٹ کوم دا ڈیفرفر کرہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو ڈیفرفر کرتے ہیں، ڈیفرفر کرتے ہیں، پریوجنیشن نمبر پانچ کو ڈیفرفر کیا جاتا ہے۔

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her adjournment motion No. 407.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ لائیوسٹاک کی توجہ
ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ جانوروں میں Lumpy skin disease کی
بیماری نے وباء کی شکل اختیار کر لی ہے جو کہ تیزی سے پھیل رہی ہے اور دیگر صوبوں میں بھی اس بیماری کے
پھیلنے کا خدشہ ہے۔ حکومت صوبے میں مذکورہ بیماری کی روک تھام کے لئے ضروری اقدامات کرے۔

جناب سپیکر صاحب، اس میں یہ ایسی Disease ہے کہ اس کی Vaccination نہیں ہے، اگر
میں آپ کو ویڈیو دکھاؤں تو یہ کراچی میں جانوروں میں لگتی ہے، یہ مچھر کے کاٹنے سے دوسرے جانور کو
لگتی ہے اور پھر اس سے جب مچھر اٹھتا ہے تو دوسرے جانور کو، ہمارا صوبہ بہت۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے، آپ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، کال انٹنشن نہیں ہے، آپ کا ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Sorry، اچھا جی۔ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر
بات کرنے کی اجازت دے دی جائے، وہ یہ کہ روزنامہ "ڈان" پشاور مورخہ 13 جنوری 2022ء کے

شمارے کے مطابق پشاور کے بعض مقامات پر فضائی آلودگی مقررہ مقدار 2.5 سے تجاوز کر گئی ہے جو کہ انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ثابت ہو رہی ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے، لہذا اسمبلی کے قاعدہ 69 کے تحت اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be adopted for detailed discussion in the House under rule.73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No.7 'Call Attention Notices': Ms. Humaira Khaton, MPA, to please move her call attention notice No. 2334.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ عالمی وباء Covid 19 کے دوران خوف کے ماحول میں حکومت نے گھر گھر جا کر کورونا ٹیسٹ کے لئے مریضوں سے نمونے حاصل کرنے کے لئے صوبے کے اٹھائیس اضلاع میں ڈاکٹروں اور ٹیکنیشنز پر مشتمل دو سو اسی (280) Repaid Response ٹیمیں تشکیل دی تھی، کورونا کے وبائی مرض کے دوران خوف کے ماحول میں اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر ٹیسٹ کے لئے نمونے حاصل کرنے والی ان ٹیموں میں شامل طبی عملے کو گیارہ مہینوں سے ادائیگیاں نہیں ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے یہ ملازمین گزشتہ ایک ہفتے سے احتجاج پر ہیں اور اس کے نتیجے میں کورونا کی تشخیص کا عمل بھی رکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر، بڑا اہم ایشو ہے، اگر اس کو ذرا سنجیدگی سے لیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond, please. Mr. Kamran Bangash Sahib.

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، تیمور جھگڑا صاحب آپ کے آفس میں کوئی Foreign delegation کے ساتھ ہیں، اگر اس کو تھوڑی دیر کے لئے پینڈنگ رکھا جائے تو وہ آجائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو دوبارہ Call کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، وہ بندہ بھیج دیا ہے، وہ ابھی تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her call attention notice No. 2339, in the House.

محرّمہ نگمت با سمین اور کزئی: Thank you, janab Speaker, again and again.

میں وزیر برائے محکمہ لائیو سٹاک کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ جانوروں میں Lumpy skin disease کی بیماری نے وباء کی شکل اختیار کی ہے جو کہ تیزی سے پھیل رہی ہے اور دیگر صوبوں میں بھی اس بیماری کے پھیلنے کا خدشہ ہے، حکومت صوبے میں مذکورہ بیماری کی روک تھام کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے تاکہ یہ بیماری کم از کم خیر پختہ نخواستہ میں نہ پہنچ سکے۔

میں یہاں پہ جناب سپیکر صاحب، محکمہ لائیو سٹاک کے ڈی جی کو شاباش دیتی ہوں کہ ان کے نالج میں جب یہ بات لے کر آئی، جب میں نے ان کو تصویریں بھجوائیں، میں نے ان کو کہا کہ یہ ناکوں پر آپ چیک کریں تو ڈی جی لائیو سٹاک نے اس پر ایک بہترین قدم اٹھایا، یہ بیماری ابھی تک ہمارے اس صوبے میں نہیں آئی لیکن میں آپ کے توسط سے سی ایم صاحب سے یہ بھی درخواست کروں گی کہ اس محکمے کو لائیو سٹاک کو Financially اتنا مضبوط کریں کیونکہ یہ بیماری جو پھیل رہی ہے، اس کی کوئی ویکسین بھی نہیں ہے، کراچی میں یہ ہزاروں کی تعداد میں ہے، اگر آپ کو میں ویڈیو دکھاؤں تو چھ ایک جانور کو کاٹتا ہے، جب دوسرے جانور پر بیٹھتا ہے، اس کو بھی وہی Disease لگ جاتی ہے، اس کی Vaccination بالکل کسی جگہ پر بھی نہیں ہے، یہ جو ہمارا لائیو سٹاک کا محکمہ ہے، انہوں نے اس بیماری کو ابھی روکا ہوا ہے لیکن میں آپ کے توسط سے یہ درخواست کروں گی کہ ان کو Financially طور پر اور بھی مضبوط کیا جائے تاکہ یہ اس بیماری کو، کیونکہ ہمارے دہکان جن کے گھر میں ایک گائے ہے یا ایک بھینس ہے، وہ اسی سے اپنا گزارہ چلا رہے ہیں، اگر یہ بیماری یہاں پر پھیل گئی، میرے مزدور دہکان، میرے کسان، میرے وہ لوگ جو صرف اپنی ایک بھینس اور ایک گائے پر گزارہ کرتے ہیں، وہ بے روزگار ہو جائیں گے، ان کے گھر میں کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں بچ پائے گا، پہلے ہی سے معاشی حالات اتنے خراب ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے، اس پر گورنمنٹ کو سر جوڑ کر بیٹھ جانا چاہیے اور لائیو سٹاک کو Financially طور پر اور بھی مضبوط کریں تاکہ وہ اس کی روک تھام کر سکے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران خان۔ نگلش صاحب، Respond کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو جناب سپیکر، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو Response آچکا ہے، یقینی طور پر جیسے میڈم نے کہا کہ محکمہ لائیو سٹاک ہمارے بہت Capable، ماشاء اللہ محب اللہ خان صاحب بہت اچھے طریقے سے Lead کر رہے ہیں، ان کی پوری ٹیم، یہ Lumpy skin disease کی جو باتیں کر رہے ہیں یہ Skin کی Disease ہے جو گلٹیوں کی شکل میں جانوروں پر نمودار ہوتی ہے لیکن خیبر پختونخوا میں ابھی تک اس کی کوئی ایک بھی جانور پر یہ رپورٹ نہیں ہوئی لیکن As a preventive measures پر چھبیس چیک پوسٹوں کا قیام کیا گیا ہے، سندھ اور پنجاب کے Bordering areas کے ساتھ، تاکہ یہ نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ Prevention کے طور پر ایک پرائونٹل ٹاسک فورس کا قیام بھی ہوا ہے، ڈیپارٹمنٹ میں ضلعی سطح پر Lumpy Skin Disease Cell کا قیام بھی عمل میں لایا جا چکا ہے۔ یہ جو مجھروں سے یہ پھیلتی ہے، اس کا خاتمہ بھی صوبے سے کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آج ہی مجھے ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ انہوں نے 560 ملین یعنی 56 کروڑ روپے کی سمیری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیج دی ہے، انہوں نے Agree کیا ہوا ہے، اس کو ایڈوانس میں ہم ریلیز کریں گے، ڈیپارٹمنٹ نے Already بڑی Efforts کی ہوئی ہیں، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Identify کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ کال انٹنشن نوٹس نمبر 2334 کا جواب، تیمور جھگڑا صاحب آگئے ہیں، تیمور جھگڑا صاحب، آپ Respond کریں۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): جناب سپیکر، Sorry ایک Foreign delegation آیا تھا، I assume یہ وہ کال انٹنشن ہے جو Rapid Response teams کے بارے میں ہے۔ واقعی یہ ایک ایشو تھا، Rapid Response Teams جو ہماری Covid testing کرتی تھیں، ان کی کچھ Payments over due تھیں، اس پر میں اسمبلی کو کچھ Facts دینا چاہتا ہوں کہ یہ کیوں Over due تھیں؟ اس کی Background کیا ہے؟ ایک تو یہ میرے خیال میں Appreciate کرنا چاہیے کہ یہ واحد صوبہ تھا جس نے ٹیسٹنگ کے لئے ہمارے جو ڈاکٹر حضرات ہیں، ان کو یہ Special dispensation دی جو کہ Rapid Response Teams میں تھے، وہ جا کر جب ٹیسٹ کرتے تھے، تو ان کو Per test ایک Payment ہوتی تھی، یہ Obviously ہمیشہ کے لئے نہیں، یہ اس ٹائم کے لئے تھی جس ٹائم کے لئے یہ ایک نئی Activity تھی۔ اس کے علاوہ اس ٹائپ کی بہت سی

Activities ہوتی ہیں جو کہ ہمارے ہیلتھ سٹاف کو کرنا پڑتی ہیں، تقریباً فروری مارچ 2021ء تک اس مد میں ڈاکٹرز کو 492 ملین یعنی 49.2 کروڑ کی Payment ہو چکی ہے، مئی 2020ء سے فروری 2021ء تک اور پھر فروری 2021ء کے بعد ابھی تک ایک Claim بنا ہوا ہے 492 ملین کا، اب یہ کافی ٹائم سے یہ ایشو کچھ ڈاکٹرز کا Resolve نہیں ہوا، اس کی بھی میں آپ کو Background بتاتا ہوں۔ جو پینڈنگ 492 ملین ہیں، ان میں 180 ملین کی تقریباً Payment already ہو چکی ہے، جو اس میں چیلنج تھا وہ یہ تھا کہ کچھ Claims اور ان کی Authentication، اس میں ایشو تھا، اس کی Visibility نہیں تھی، اس میں ایسے لگ رہا تھا کہ کچھ لوگوں نے شاید وہ Claims یا صحیح طریقے سے نہیں بنائے یا ان کے پیچھے جو Documentation ہونی چاہیے تھی وہ نہیں ہے، یہ ان شاء اللہ ہم کو شش کریں گے کہ اس پر ڈاکٹرز کچھ سٹرائیک پر گئے تھے، ان کے ساتھ Engagement کے بعد انہوں نے دوبارہ سے اپنا کام شروع کر دیا ہے، جن لوگوں نے اپنا کام کیا ہے، جانبداری سے کیا ہے، جس میں بشمول یہ زیادہ تر جو Claims ہیں وہ ہوں گے، ان کو ان شاء اللہ ان کی Payment ملے گی، ہم کو شش کریں گے، آج سیکرٹری ہیلتھ سے بات ہوئی کہ Within two months ہم یہ جو Backlog ہے، یہ District by district clear کر دیں لیکن اس میں جو ایک ایشو ہے جس پر ہم Compromise نہیں کر سکتے، اس پر آڈٹ پیرے ہیں، یہاں پر ممبرز Rightly وہ اٹھاتے ہیں، دیکھیں جب اس ٹائپ کی اماؤنٹ پر Audit paras اٹھتے ہیں یا Investigations ہوتی ہیں، یہ ضروری ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اپنی Efforts hundred percent کرے کہ جو Disbursement ہو وہ بالکل Clean ہو، اگر کوئی اس سسٹم کو Abuse کرنے کی کوشش کرے، اس کے خلاف ایکشن لیا جائے، تو وہ دو مہینے اس لئے چاہیے کہ جو Pending claims ہیں، ان کی Verification کریں، جن ڈاکٹرز نے کام کیا ہے ان کو ان کا حق دیں، اگر کہیں پر ڈاکٹرز کے Behalf پر یا جو ہمارا ڈی ایچ او یا ان کا سٹاف ہے، جو بے ضابطگی ہو، ان کے خلاف ایکشن لیں، یہ ان شاء اللہ ہوگا، ہم وہ Claims resolve کریں گے اور وہ Payment ان ڈاکٹرز کو مل جائے گی، جہاں پر اگر کوئی Irregular claims ہوں تو ان شاء اللہ اس پر ایکشن بھی لیا جائے گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، میں گورنمنٹ کے اس کام کو نہایت سراہتی ہوں، میرے خیال میں حکومت پاکستان نے جس طرح کورونا کیسز کو Deal کیا، اسی وجہ سے ہم پوری دنیا میں ذرا زیادہ محفوظ رہے لیکن جن لوگوں نے ڈیوٹیاں دیں، جیسے منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کچھ لوگوں کے Dues باقی ہیں، ان کو جلد از جلد دے دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ شارجہ کے مہمانوں کو میں اپنی طرف سے اور معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے خیبر پختونخوا اسمبلی میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اھلاؤ سھلاؤم جا۔
(تالیاں)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا نوادرات مجریہ 2022ء کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8. Minister for Law and Parliamentary Affairs, on behalf of the honorable Chief Minister, to please introduce before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2022.

Mr. Kamran Khan Bangash (Minister for Higher Education): Thank you, Mr. Speaker, I, on behalf of Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2022, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2022ء کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9: Minister for Law and Parliamentary Affairs, to please introduce before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2022.

Mr. Fazal Shakoor (Minister for Law): I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2022, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر، یہ Foreign delegation آیا ہوا ہے، ان کو خوش آمدید کہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ باتیں کر رہی تھیں، ہاؤس نے ان کے لئے ڈسک بھی بجائے ہیں۔ جناب میر کلام صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ سب سے پہلے آج ہمارے خیبر پختونخوا کی اسمبلی میں جو باہر سے ہمارے مہمان آئے ہیں ان کو Welcome کہتے ہیں، میں بالکل دو تین منٹ میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ دو دن پہلے Merged districts کے حوالے سے ایک Notification آیا ہے کہ وہاں پر ہمارے ڈی پی او کے جو اختیارات ہیں وہ ڈی سی کے حوالے کر رہے ہیں، اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اس صوبے میں ضم ہونے کے بعد یہ تقریباً تیس سال مکمل ہوا ہے، اس میں ہماری توقع یہ تھی، ہماری امید یہ تھی، لوگوں کی خواہش یہ تھی کہ خیبر پختونخوا کے ساتھ ہمارا انضمام ہو، یہ وہاں پر ان لوگوں کو وہ سہولیات دیں گے جو یہاں صوبے کے دوسرے لوگوں کو میسر ہیں لیکن بد قسمتی سے Merged districts میں ہر روز نئے نئے تجربات ہو رہے ہیں، کسی بھی منسٹری نے کوئی کام نہیں کیا جو خیبر پختونخوا کے باقی اضلاع میں کر رہے ہیں، ہر ڈیپارٹمنٹ آکر Merged districts میں اپنی مرضی، اپنی خواہش کے مطابق، اپنی سوچ کے مطابق وہ ایک فیصلہ کر کے ہمارے اوپر Impose کر رہا ہے۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ہمارے ساتھ جو وعدے کئے تھے، ہمارے ساتھ جو Three percent NFC کا وعدہ کیا گیا تھا، ہمارے ساتھ سالانہ سو (100) ارب روپے کا جو وعدہ کیا گیا تھا، ہمارے ساتھ جو Tax free zone کا وعدہ کیا گیا تھا، ہمارے ساتھ وہاں پر جو جو ڈیشری جائے گی، وہاں پر بہت سارے ایسے کام ہوں گے جو قبائلی لوگوں کی زندگی کو آسان بنا دیں گے لیکن بد قسمتی سے آج کے دن تک Merged districts کو ہماری حکومت نے، ہماری بیوروکریسی نے، ہمارے منسٹر صاحبان نے، ساروں نے Merged districts کو اپنی کرپشن اور پیسے کمانے کے لئے ایک جگہ بنائی ہوئی ہے، باقی وہاں کے لوگوں کو ریلیف دینا، Merged districts کے لوگوں کے مسائل کو حل کرنا، وہاں کے امن و امان کو برقرار رکھنا، وہاں کی ایجوکیشن، وہاں کی ہیلتھ، آپ نے ساری دنیا میں یہ نہیں دیکھا ہو گا کہ حکومت نے وہاں پر ایجوکیشن کے ادارے بنائے ہیں، وہاں پر Health Institutes بنائے ہیں، اب بھی ہمارے معزز منسٹر صاحبان اس پر لگے ہیں کہ اس کے درمیان فاصلہ کم ہے، یہ صحیح جگہ پر نہیں بنے، اس کو ہم ختم کر رہے ہیں، پورے ملک میں یہ بات نہیں ہوئی ہے، میں نے تو نہیں بنائے، آپ نے تو نہیں بنائے، یہ حکومت پاکستان یا ریاست پاکستان نے بنائے ہیں، غلطی میری ہے یا ان کی ہے؟ جو ڈی پی او کے اختیارات ڈی سی کے حوالے کر رہے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض

نہیں ہے، اختیارات جس کے پاس ہوں، ڈی پی او کے پاس ہوں یا ڈی سی کے پاس ہوں لیکن میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آیاروزانہ کی بنیاد پر Internationally دنیا میں جہاں بھی نیا اسلحہ بنتا ہے، جہاں بھی نئی چیز بنتی ہے، ہمارے علاقے پر وہ تجربے کر رہے ہیں، ہماری صوبائی حکومت بد قسمتی سے جو بھی نیا کام کرتی ہے تو خیر پختہ نواح کے Merged districts میں یہ نئے نئے تجربات روزانہ کر رہی ہے، خدا کے واسطے سنجیدگی سے قبائلی علاقے کے لوگوں کی ان باتوں کو سمجھیں، ان کی مشکلات کو دیکھیں، اس حوالے سے قانون سازی کریں اور وہ ریلیف بھی دے دیں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر کلام صاحب، آپ اس پر Proper call attention یا کچھ لے آئیں تو وہ آپ کو گورنمنٹ Respond کرے گی۔ جی کامران صاحب۔

جناب کامران خان۔ سنگلش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): Thank you so much. میر کلام صاحب کا بھی شکریہ۔ سر، یہ Matter جب کیبنٹ میں آیا تو اس کے اوپر بہت سیر حاصل گفتگو ہوئی، شوکت یوسفزئی صاحب نے اس کے اوپر بحث کی، کیبنٹ ممبرز نے کی اور جیسے وہ کہہ رہے ہیں یہ ان کی جائز تشویش ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی Experiment ہو رہا ہو لیکن میں Floor of the House assure کرتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے، Justice of Peace Committee کا کام یہ ہے کہ Justice of Peace کو Lead کریں گے ڈپٹی کمشنر، ہم ایک Transition period سے گزر رہے ہیں، وہاں پر پولیس جارہی ہے، وہاں پر اور Line Department جا رہے ہیں، اس میں ایک Transition period کے طور پر ڈپٹی کمشنرز جو کہ اے ڈی آر کمیٹی، ان کو علم ہے، ہم اے ڈی آر کی بہت ایک Rigorous legislation بھی لے کر آئے ہیں، اس کو بھی ڈپٹی کمشنر ہیڈ کرتا ہے، جرگے کا وہاں پر ایک پورا نظام ہے، اگر کوئی Aggrieved party ہے، ان کے پولیس کے حوالے سے یا ایف آئی آر کے حوالے سے کوئی Concerns ہیں تو ڈپٹی کمشنر کو Justice of Peace Committee کا صرف ہیڈ بنادیا گیا ہے تاکہ وہ لوگوں کے Grievances سن سکیں، گورنمنٹ کی ایسی کوئی Intent نہیں ہے کہ ہم ادھر کوئی Experiment کریں، صرف Transition period سے ہم گزر رہے ہیں، ان کے Grievances genuine ہیں، کیبنٹ میں اس کے اوپر Two points of view تھے، میجسٹری نے پھر اس کے حق میں فیصلہ کیا لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم پولیس کے خدا نخواستہ اختیارات کم کر رہے ہیں یا کسی کو Aggrieve کرنا چاہتے ہیں، بلکہ جو Aggrieved parties ہیں ان

کے لئے صرف یہ لے کر آئے ہیں، اگر ان کی ایف آئی آر یا ان کو Justice نہیں ملتا تو Accordingly
ان کو Assist کیا جائے گا۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 10:00
am, Friday, 18th March, 2022.

(اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 18 مارچ 2022ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)